شفاء العلیل

اردو ترجمہ

القول الجمیل

تالیف

حضرت مولانا شاہ ولی اللہ الدہلوی رح

اقبال اکیڈمی

ظفر منزل تاج پورہ لاہور

قیمت ۸ روپیہ محصول ڈاک ۳ ر

PUNJAB UNIVERSITY LIBRARY SECTION

بائیں ہاتھ کی چھنگلیا دبا کے لفظ پر دوسری انگلی سے پر تیسری سر پر چوتھی اور ق پر انگوٹھا بند کرے۔

اور اسی طرح دونوں مٹھیاں بند کئے ہوئے اس کے سامنے بار دونوں مٹھیاں کھولدے۔ انشاء اللہ وہ حاکم نرمی و مہربانی کے ساتھ پیش آئے گا۔

شفائے مرض کے لئے

قرآن پاک کی یہ چھ آیات۔ آیات شفا کہلاتی ہیں جو شفائے مرض کے لئے مخصوص ہیں ان کو کسی چینی کی طشتری یا پیالی وغیرہ پر لکھ کر پانی سے دھو کر مریض کو پلایا جائے آیات یہ ہیں وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ يَخْرُجُ مِنْ بُطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَآءٌ۔

ردِّ سحر و تحفظ از دزداں و درندگاں

جادو کے اثر کو زائل کرنے اور چوروں و درندوں سے حفاظت کے لئے سب ذیل قرآنی آیات نہایت موثر ہیں ان کا تعویذ بنا کر اپنے پاس

Marfat.com

لکھے اور ایک تعویذ مکان کے اندر رکھا جائے کبھی بعض مشائخ ان آیات پر۔ سورۃ فاتحہ۔ قل یا ایہا الکافرون۔ قل ہو اللہ احد۔ قل اعوذ برب الفلق۔ قل اعوذ برب الناس بھی اضافہ کر دیتے ہیں۔ آیات یہ ہیں۔

الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيهِ۔ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنفِقُونَ وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَآ أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَآ أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ۝ أُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ اللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ۔ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ۔ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ۔ مَن ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِندَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ لَآ إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَد تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَن يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِن بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ۔ اللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمٰتِ إِلَى النُّورِ۔ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَآؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُم مِّنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمٰتِ۔ أُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ ۝ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ط وَإِن

تُبْدُوا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ. فَيَغْفِرُ
لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ
اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ
مِّنْ رُّسُلِهٖ. وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَيْكَ
الْمَصِيْرُ. لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ
وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا
رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا
رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ. وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا
وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ. اِنَّ
رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ
ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ. يُغْشَى اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ يَطْلُبُهٗ
حَثِيْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ. اَلَا
لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ. اُدْعُوْا رَبَّكُمْ
تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً. اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي
الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا. اِنَّ رَحْمَتَ
اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ. قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ

أَيًّا مَّا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَآءُ الْحُسْنٰى وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ
وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝ وَقُلِ الْحَمْدُ
لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهُ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ
وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا - وَالصَّافَّاتِ
صَفًّا فَالزّٰجِرَاتِ زَجْرًا - فَالتّٰلِيَاتِ ذِكْرًا - اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ
رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۝ اِنَّا
زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ نِ الْكَوَاكِبِ - وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ
شَيْطَانٍ مَّارِدٍ ۝ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ
مِنْ كُلِّ جَانِبٍ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ - اِلَّا مَنْ خَطِفَ
الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ
خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ۝ يٰا
مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ
اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطَانٍ ۝
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ - يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ
نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۝ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ
عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ
وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ هُوَ

Marfat.com

اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ۔ اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ
الْمُھَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ
ھُوَ اللّٰہُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی
یُسَبِّحُ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَھُوَ الْعَزِیْزُ
الْحَکِیْمُ ۝ قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّہُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْا
اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا یَّھْدِیْ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِہٖ وَلَنْ
نُّشْرِکَ بِرَبِّنَا اَحَدًا۔ وَاَنَّہٗ تَعٰلٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَۃً
وَّلَا وَلَدًا۔ وَاَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ سَفِیْھُنَا عَلَی اللّٰہِ شَطَطًا۔

چیچک سے محفوظ رہنے کیلئے

مرض چیچک سے محفوظ اور امان میں رہنے کے لئے ایک نیلے رنگ کا تاگا لے کر اس پر سورۃ رحمٰن پڑھکر گنڈا تیار کرکے بچوں کے گلے میں ڈالدے بفضلہ تعالیٰ بچے اس بیماری سے محفوظ رہینگے۔ سورۃ رحمٰن کو تاگے پر اس طریقہ سے پڑھے کہ جب فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پر پہنچے تو ڈورے میں ایک گرہ لگاکر دم کرے اسی طرح آخر سورہ تک جب اس آیت پر پہنچے دم کرکے ایک گرہ لگاتا جائے۔

خواص اسمائے اصحاب کہف

اگر کوئی شخص اسمائے اصحاب کہف کو لکھ کر تعویذ بنا کر اپنے مال واسباب میں رکھے گا تو وہ مال انشاء اللہ آگ میں جلنے۔ دریا میں ڈوبنے اور چوری ہونے سے محفوظ رہے گا اور اگر تعویذ بنا کر بچوں کے گلے میں ڈالیں تو وہ ہر بلا سے محفوظ رہینگے۔ اسماء یہ ہیں۔

اَلٰھِیْ بِحُرْمَتِ یَمْلِیْخَا مَکْسَلْمِیْنَا کَشْفُوْطَطْ اَذْرَفَطْ یُوْنُسُ کَشَافَطْ یُوْنُسُ تَبْیُوْنُسُ یُوَانِسُ بُوْسُ وَکَلْبِھِمْ قِطْمِیْرَ وَعَلَی اللّٰہِ قَصْدُ السَّبِیْلِ وَمِنْھَا جَائِرٌ۔

برائے قضائے حاجت

جس کسی شخص کو کوئی حاجت پیش آئے تو یَا بَدِیْعَ الْعَجَائِبِ یَا لَطِیْفُ یَا بَدِیْعُ۔ روزانہ بارہ دن تک بارہ سو مرتبہ پڑھ کر حصول مقصد کی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے انشاء اللہ اس کی حاجت پوری ہوگی۔ ان تمام اعمال کی میرے والد مرشدؒ نے اجازت عطا فرمائی ہے اور دوسرے اعمال کی جنکی مجھ کو اجازت ہے حسب دلیل طریقہ بھی ہے جو نہایت مفید ہے کیونکہ ان آیات کے متعلق امام جعفر صادق رضی

اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ یہ اسم اعظم ہیں ان کے وسیلہ سے جو دعا بھی اللہ تعالیٰ سے مانگے وہ مقبول ہوگی۔ طریقہ یہ ہے کہ۔ چار رکعت نماز ادا کرے پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ۔ سو مرتبہ پڑھے۔ اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد رَبِّ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ سو مرتبہ۔ اور تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ سو مرتبہ۔ چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ سو مرتبہ پڑھ کر سلام پھیرے اس کے بعد سو مرتبہ رَبِّ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ سو مرتبہ پڑھ کر دعا مانگے۔

برائے سخاں آسیب

(۱) اگر کسی پر آسیب کا خیال ہو تو چاہیئے کہ اس مریض کے بائیں کان میں یہ آیت سات مرتبہ پڑھ دے وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَیْمٰنَ وَاَلْقَیْنَا عَلٰی كُرْسِیِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ۔

(۲) نیز دفعۂ آسیب کے لئے یہ عمل بھی مفید ہے کہ اول آسیب زدہ

Marfat.com

کے کان میں سات مرتبہ اذان دے اس کے بعد سورہ فاتحہ قل اعوذ
برب الفلق۔ قل اعوذ برب الناس۔ آیۃ الکرسی اور سورہ والسماء
والطارق اور سورہ حشر کی آیات ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ سے
آخر سورہ عَزِیْزٌ الْحَکِیْمُ تک اور سورہ صافات پڑھے اس عمل سے
آسیب جل جائے گا

(۳) جس پر آسیب کا اثر ہے اس کے کان میں یہ آیتیں پڑھنا بھی
اس مقصد کے لئے مفید ہے۔ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ عَبَثًا وَّاَنَّکُمْ
اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ فَتَعَالَی اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ
رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ۔ وَمَنْ یَّدْعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ لَا بُرْھَانَ
لَہٗ بِہٖ فَاِنَّمَا حِسَابُہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الْکٰفِرُوْنَ
وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ

(۴) آسیب کے دفعیہ کے لئے یہ عمل بھی مفید ہے کہ پاک پانی پر
سورۂ فاتحہ آیۃ الکرسی اور حسب ذیل آیات پڑھ کر اس پانی کے اس کے
منہ پر چھینٹے مارے انشاء اللہ وہ ہوش میں آجائے گا اور جس مکان میں
جن کا اثر معلوم ہو اس مکان میں چاروں طرف اس پانی کے چھینٹے مارے
پھر جن اس جگہ نہ آئے گا اور وہاں سے چلا جائے گا۔
آیات ہیں:۔

Marfat.com

قُلْ اُوحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ فَقَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا یَّهْدِیْ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ۔ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا اَحَدًا ۔ وَّاَنَّهُ تَعَالٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّاَنَّهُ كَانَ یَقُوْلُ سَفِیْهُنَا عَلَی اللّٰهِ شَطَطًا ۔ وَّاَنَّا ظَنَنَّا اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا ۔

(۵) کسی گھر سے جن و شیاطین کے دفعیہ کے لئے اور پتھر وغیرہ آنے کو بند کرنے کے لئے چاہیے کہ لوہے کی چار کیلیں لے کر ہر ایک کیل پر پچیس پچیس مرتبہ اِنَّهُمْ یَكِیْدُوْنَ كَیْدًا وَّاَكِیْدُ كَیْدًا فَمَهِّلِ الْكٰفِرِیْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَیْدًا پڑھ کر دم کرے اور مکان کے چاروں کونوں میں ان کیلوں کو گاڑ دے ۔

(۶) جنات کے دفعیہ اور تحفظ کے لئے مکان کی دیواروں پر اسمائے اصحاب کہف یہی لکھنا مفید ہے ۔

برائے زنِ عقیمہ

بانجھ عورت کے لئے جس کے اولاد نہ ہوتی ہو حسب ذیل آیتہ ہر ن کو چمبیلی پر زعفران و گلاب سے لکھ کر تعویذ بنا کر اس کے گلے میں ڈالیں آیتہ مبارکہ یہ ہے وَوَهَبْنَا لَهٗ اِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ ۔ یہ انبیاء اور

قُطِعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى بَلْ لِلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا

برائے استقرارِ حمل

بانجھ پن کے دفعیہ اور استقرار حمل کے لئے چالیس لونگیں لے کر ہر ایک لونگ پر سات سات مرتبہ یہ آیت اَوْ كَظُلُمَاتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ؕ ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ؕ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ۝ پڑھ کر دم کرے اور ایام ماہواری سے فارغ ہونے کے بعد عورت کو روزانہ ایک لونگ سوتے وقت اس میں سے کھلائی جائے اور اس کے بعد پانی نہ پیا جائے اس کا خیال رہے اس دوران میں شوہر ہم بستر ہوتا رہے۔ انشاء اللہ مراد حاصل ہوگی۔

برائے تحفظِ حمل

اگر کسی عورت کا حمل تکمیل کو نہ پہنچتا ہو درمیان میں ہی ساقط ہو جاتا ہو تو اس کے تحفظ کے لئے اس کے قد کے برابر کسم کے رنگ سے تاگے کے ۱۱ تار ناپ لے اور اس تاگے میں نو گرہیں لگائے ہر گرہ

پر ایک مرتبہ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ - اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ - اور قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پوری سورۃ - پڑھ کر دم کرے پھر اس کا گنڈا بنا کر حاملہ کے رحم پر باندھ دیا جائے اور پھر دردِ زہ کے وقت اس کو کھولا جائے - انشاء اللہ حمل استقاط سے محفوظ رہے گا اور بچہ صحیح سالم پیدا ہوگا -

برائے تسہیلِ ولادت

بچہ بآسانی پیدا ہونے کے لئے جس وقت عورت کے دردِ زہ شروع ہو تو یہ آیت ایک کاغذ پر لکھ کر تعویذ بنا کر اوپر موم جامہ لپیٹ کر حاملہ کی بائیں ران میں باندھ دیا جائے بفضلہ تعالیٰ بہت جلد بچہ تولد ہو جائے گا - آیت شریفہ یہ ہے - وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ اٰهْيَا اِشْرَاهْيَا

جلال الدین سیوطی کی کتاب درمنثور میں اعمش کی روایت کے مطابق اٰهْيَا اِشْرَاهْيَا حضرت موسیٰ کی دعا ہے جس کے معنی حیّ قیّوم کے ہیں -

برائے فرزندانِ ذکور - نرینہ

جس عورت کے صرف لڑکیاں ہی تولد ہوتی ہوں لڑکے نہ ہوتے ہوں تو اس کے لئے جب حمل کے تین مہینے گذر جائیں اس تعویذ کو ہرن کی جھلی میں گلاب اور زعفران سے لکھ کر حاملہ کے ناف پر باندھ دیا جائے بفضلہ تعالیٰ اولاد نرینہ پیدا ہوگی۔ تعویذ یہ ہے۔

اَللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ کُلُّ اُنْثٰی وَمَا تَغِیْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِمِقْدَارٍ۔ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّہَادَۃِ الْکَبِیْرُ الْمُتَعَالُ۔ یَا زَکَرِیَّا اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ اِسْمُہٗ یَحْیٰی لَمْ نَجْعَلْ لَّہٗ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا بِحَقِّ مَرْیَمَ وَعِیْسٰی ابْنًا صَالِحًا طَوِیْلَ الْعُمُرِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ!

جس عورت کے اولاد نرینہ نہ ہوتی ہو اس کے لئے یہ عمل بھی مفید ہے کہ اس کے پیٹ پر ستر مرتبہ ایک گول لکیر کھینچے اور ہر مرتبہ انگلی پھیرنے کے ساتھ یَا مَتِیْنُ کہتا رہے۔

برائے مرض مسان

جس عورت کو مسان کا خلل ہو اس کے بچے زندہ نہ رہتے ہوں تو اس کے دفیعہ و تحفظ کے لئے دوشنبہ کے دن دوپہر کو اجوائن اور کالی مرچیں لے کر چالیس مرتبہ سورہ والشمس مع درود شریف کے

Marfat.com

پڑھ کر اس پر دم کرے اور روزانہ استقرار حمل کے وقت سے لے کر بچے کے دودھ چھڑانے تک عورت اس کو کھاتی رہے۔ انشاء اللہ اس کے بچے زندہ رہینگے اور اس مرض سے نجات حاصل ہو گی۔

برائے نظر بد ڈائن و ساحرہ

اگر کسی بچے کو کسی ڈائن یا جادوگرنی کی نظر لگ جائے تو اس کا اثر زائل کرنے کے لئے یہ عمل کرے کہ آیت الکرسی اول پڑھے پھر۔ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا۔ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِيْنَ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ۔ وَيَمْحُوا اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ۔ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ يَاحَفِيْظُ يَارَقِيْبُ يَا وَكِيْلُ يَا كَفِيْلُ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ پڑھتے ہوئے زمین پر ایک گول دائرہ کھینچے چھری سے پھر اس چھری کو یہ کہتے ہوئے کہ میں نے نظر لگانے والی کے دل میں یہ چھری گھسا دی۔ اس دائرہ میں

Marfat.com

کاڑ دے اور اس کو کسی طباق یا رکابی کے نیچے ڈھک کر رکھ دے
انشاء اللہ نظر بد کا اثر باطل ہو جائے گا۔
اور نظر کا اثر زائل کرنے کے لئے یہ طریقہ بھی ہے کہ جس وقت کوئی شخص نظر لگائے تو اس کا نام لے کر پکارے یا جب خود اس کا ذکر کرے تو اس کا نام لے اس سے بھی نظر کا اثر ذائل ہو جائے گا۔ اور ایک یہ طریقہ بھی نظر دُور کرنے کا ہے کہ جب نظر لگانے والا معلوم ہو جائے کہ فلاں شخص ہے تو اس کا منہ دونوں ہاتھ دونوں پیر اور شرمگاہ کسی برتن میں دھلوا کر اس پانی کو نظر والے پر چھڑکے تو اسی وقت وہ تندرست ہو جائے گا کیونکہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے مؤطا میں روایت کی ہے کہ حضور نے نظر لگانے والے کو اسی قسم کا حکم دیا ہے

برائے نظر بد

ایک پاک ناگا تین ہاتھ کے برابر ناپ کر اس کے پاس رکھ دے جس کو نظر لگی ہے پھر حسب ذیل عمل کو ایک مرتبہ اس پر پڑھ کر دم کر دے اور دُوسری مرتبہ اس تاگے کو ناپ کر دیکھے اگر وہ تاگا تین ہاتھ سے زیادہ یا کم ہو جائے تو سمجھ لینا چاہئے کہ اس پر نظر کا اثر ہے لہذا تین مرتبہ اس عمل کو اس پر پڑھنا چاہئے۔ انشاء اللہ نظر کا اثر زائل ہو جائیگا

Marfat.com

عمل یہ ہے :-

بِسْمِ اللّٰہِ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ۳ مرتبہ الحمد شریف ۳ مرتبہ پڑھے اس کے بعد یہ عزیمت پڑھے۔ عَزَمْتُ عَلَیْكِ اَیَّتُھَا الْعَیْنُ الَّتِیْ فِیْ فلاں بن فلانہ (یہاں پر مریض کا اور اسکی ماں کا نام لے) بِعِزِّ عَزَّاللّٰہُ وَبِنُوْرِ عَظَمَۃِ وَجْہِ اللّٰہِ بِمَا جَرٰی الْقَلَمُ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ اِلٰی خَیْرِ خَلْقِ اللّٰہِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ عَزَمْتُ عَلَیْكِ اَیَّتُھَا الْعَیْنُ الَّتِیْ فِیْ فلاں بن فلانہ (یہاں بھی اس کا اور اس کی ماں کا نام لے) بِحَقِّ اَشْرَاھِیَا بَوَاھِیَا اَذُوْنِیَا اضباث اِنْ شَذَای عَزَمْتُ عَلَیْكِ اَیَّتُھَا الْعَیْنُ الَّتِیْ فِیْ فلان بن فلانہ (یہاں بھی نام لے) بِحَقِّ شَھَتْ بَھَتْ اِنْتَھَتْ یَا قَطَاعُ الْبَجَا بِالَّذِیْ لَا یَقْوٰی عَلَیْہِ اَرْضٌ وَلَا سَمَآءٌ اُخْرُجِیْ یَا نَفْسَ السُّوْءِ مِنْ فلاں بن فلانہ (یہاں مریض کا نام لے) کَمَا اُخْرِجَ یُوْسُفَ مِنَ الْمَضِیْقِ وَجُعِلَ لِمُوْسٰی فِی الْبَحْرِ طَرِیْقًا وَلَا فَاَنْتِ بَرِیَّۃٌ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَاللّٰہُ تَعَالٰی بَرِیْءٌ مِنْكِ اُخْرُجِیْ یَا نَفْسَ السُّوْءِ مِنْ فلاں بن فلانہ (یہاں بھی نام لے) بِاَلِفِ اَلْفِ قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ اللّٰہُ الصَّمَدُ۔ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ

Marfat.com

يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ - اُخْرِجِیْ یَا نَفْسُ السُّوْءِ بِاَلْفِ اَلْفِ
لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ - وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ
مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ - لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ
عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ -
فَاللّٰهُ خَیْرٌ حَافِظًا - وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ
الْوَكِیْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی
اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ.

برائے مسحور و مریض مایوس العلاج

اگر کسی شخص پر جادو کیا گیا ہو یا کوئی شخص ایسا بیمار ہو جس کو اپنی صحت و شفا یابی سے مایوسی ہو اطبا اس کے علاج سے عاجز ہو چکے ہوں تو اس کے لئے چینی کی طشتری پر حسب ذیل اسماء لکھ کر چالیس دن تک روزانہ پانی سے دھو کر مریض کو پلائے بفضلہ تعالیٰ شفا حاصل ہوگی اسماء یہ ہیں -

اول پوری الحمد شریف لکھے اس کے بعد یَا حَیُّ حِیْنَ لَا حَیَّ فِیْ دَیْمُوْمَةِ مُلْكِهٖ وَبَقَائِهٖ یَا حَیُّ - حضرت والد مرشدؒ اس پر سورۂ فاتحہ زیادہ تحریر فرماتے تھے -

برائے دستیابی گم شدہ

اگر کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے تو اس کو چاہیے کہ اول ایک سو انیس مرتبہ یَا حَفِیْظُ پڑھے اس کے بعد اتنی ہی مرتبہ یَا بُنَیَّ اِنَّهَا اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِیْ صَخْرَةٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِهَا اللّٰهُ پڑھے تو انشاء اللہ وہ گم شدہ چیز مل جائے گی۔

برائے شناختِ دُزد

اگر کسی کی کوئی چیز چوری چلی جائے تو چور کو معلوم کرنے کا یہ عمل ہے کہ وہ شخص آئے سامنے بالمقابل بیٹھ کر ایک مٹی کا لوٹا اپنی شہادت کی انگلیوں سے اٹھائے رکھیں اور جن لوگوں پر چوری کا شبہ ہو ان سب کے نام ایک ایک پرچہ پر لکھکر نمبر وار اس لوٹے میں ڈال کر سورۃ یٰسین شریف کو مِنَ الْمُكْرَمِیْنَ تک پڑھنا شروع کریں اگر اس درمیان میں لوٹا گردش نہ کرے تو اس نام کے پرچے کو نکالکر دوسرے نام کا پرچہ اس لوٹے میں ڈالا جائے اور پھر سورۃ مذکور پڑھی جائے اسی طرح ہر شخص کے نام کا پرچہ ڈال کر بار بار سورۃ پڑھی جائے بس جو شخص چور ہوگا

Marfat.com

ہوگا اس کے نام لوٹا خود بخود گھوم جائے گا۔

لیکن جو شخص اس عمل کو کرے وہ اس شخص کے چور ہونے پر پورا یقین نہ کرے اور نہ اس کی تشہیر کرے بلکہ اور دوسرے طریقوں سے بھی اس کی تصدیق اور ثبوت حاصل کرلے۔ کیونکہ یہ عمل بھی قرائن اور طریقوں میں سے ایک طریقہ ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ بنی اسرائیل میں ارشاد فرمایا ہے۔ کہ جس چیز کا تجھ کو یقین نہیں اس کے لئے درپے نہ ہو۔ اس لئے اس میں احتیاط سے کام لینے کی ضرورت ہے۔

برائے بردہ گریختہ

اگر کسی کا غلام یا نوکر کہیں بھاگ جائے اور اس کا واپس آجانا مقصود ہو تو ایک کاغذ پر حسب ذیل آیات لکھ کر موم جامہ کرکے کسی اندھیری کوٹھری میں دو پتھروں کے درمیان میں رکھ دے انشاءاللہ وہ جلد واپس آجائے گا۔

اول سورۂ فاتحہ اور آیۃ الکرسی لکھے اس کے بعد اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَنْ فِیْھِنَّ فَاجْعَلْ اَللّٰھُمَّ السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا فِیْھَا عَلٰی عَبْدِکَ فلاں بن فلانہ (یہاں اس کا اور اسکی ماں کا نام لکھے)

Marfat.com

اَضْيَقَ مِنْ خَلْقِهٖ حَتّٰى اِلٰى مَوْلَاهُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَوْكَظُلُمٰتٍ فِىْ بَحْرٍ لُّجِّىٍّ يَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ. ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ. اِذَا اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰاهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ - وَمِنْ وَّرَائِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ - وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِىَ خَلْقَهٗ وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَائِهِمْ مُّحِيْطٌ - بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِىْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ

لکھکر اس کاغذ کا تعویذ بنالے اور اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ اَنْ تُصَلِّىَ عَلٰى نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ وَاَنْ تَرُدَّ الْعَبْدَ اِلٰى مَوْلَاهُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ - یہ دعا مانگ کر تعویذ پتھروں کے نیچے دبادے۔

برائے قضائے حاجت

اگر حاجات و مقاصد کی برآوری کے لئے سورہ فاتحہ کا عمل حسب ذیل طریقہ پر پڑھا جائے تو انشاء اللہ ایک ہفتہ کے اندر جو مقصد ہوتا ہے وہ حاصل ہو جاتا ہے طریقہ یہ ہے کہ پیر کے دن صبح کی سنت

Marfat.com

اور فرض کے درمیان ستر مرتبہ الحمد شریف پڑھے اور ہر مرتبہ بسم اللہ کے ساتھ اس طرح پڑھے کہ رحیم کا میم الحمد کے لام میں ملا کر پڑھے۔ (قراء کے نزدیک اس صورت کو وصل کل کہتے ہیں ۱۲) یعنی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ آخر سورت تک پڑھے۔ دوسرے دن اسی وقت پر ۶۰ مرتبہ تیسرے دن پچاس اسی طرح تعداد میں روزانہ دس کم کرتا جائے۔ یہاں تک کہ ساتویں دن صرف دس مرتبہ پڑھے اور مقصد کا خیال رکھے۔

استخارہ کا طریقہ

اگر کوئی شخص اپنے متعلق خواب میں کچھ حالات معلوم کرنا چاہے یا کسی کام کے متعلق دیکھنا چاہے کہ یہ کام میرے لئے بہتر ہوگا یا مضر یا اور جو بات معلوم کرنی ہو تو اس کو چاہئے کہ پاک کپڑے پہن کر وضو کر کے قبلہ رو ہو کر داہنی کروٹ پر لیٹ جائے اور سات سات مرتبہ سورۂ والشمس سورۂ واللیل۔ اور قل ہو اللہ احد پڑھکر اللہ تعالیٰ سے اپنے مقصد کی دعا مانگ کر سو جائے کہ جو کچھ میرے لئے بہتر یا مضر ہو اللہ تعالیٰ خواب میں مجھے دکھلا دے۔ انشاء اللہ خواب میں اس پر تمام حالات کا انکشاف ہو جائے گا۔ اگر پہلے ہی روز اس کو خواب میں معلوم ہو جائے

Marfat.com

توفیہا ورنہ مسلسل ایک ہفتہ تک یہ استخارہ کرے اس عرصہ میں ضرور معلوم ہو جائے گا ایک دوسری روایت میں قل ہو اللہ کی بجائے سورہ والتین ۷ مرتبہ پڑھنا درج ہے۔ اور روزانہ عصر کے بعد سورۂ مجادلہ بھی مریض پر تین مرتبہ پڑھ کر دم کرنا مفید ہے۔

بخار سے شفایابی کے لئے

اگر کسی شخص کو بخار آتا ہو تو حسب ذیل افسوں ایک کاغذ پر لکھکر تعویذ بنا کر اس کے بازو پر باندھ دیا جائے انشاء اللہ بہت جلد بخار سے شفا حاصل ہو گی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بَرَآءَةٌ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ
اِلٰى اُمِّ مَلْدَمَ الَّتِيْ تَاْكُلُ اللَّحْمَ وَتَشْرَبُ الدَّمَ وَتَمَصُّ
الْعَظْمَ اَمَّا بَعْدُ يَا اُمَّ مَلْدَمَ اِنْ كُنْتِ مُؤْمِنَةً فَبِحَقِّ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ كُنْتِ يَهُوْدِيَّةً فَبِحَقِّ
مُوْسَى الْكَلِيْمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاِنْ كُنْتِ نَصْرَانِيَّةً فَبِحَقِّ
الْمَسِيْحِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اِنْ لَا اَكَلْتِ لِفُلَانِ
بْنِ فُلَانَةَ (یہاں مریض اور اسکی ماں کا نام لکھے) لَحْمًا وَلَا
شَرِبْتِ لَهٗ دَمًا وَلَا هَشَمْتِ لَهٗ عَظْمًا وَتَحَوَّلِيْ عَنْهُ اِلٰى مَنْ

اتَّخَذَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ وَاِلَّا فَاَنْتِ بَرِيْئَةٌ مِّنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاللّٰهُ تَعَالٰى بَرِئٌ مِّنْكَ وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمْ

برائے خنازیر (کنٹھ مالا)

جس شخص کی گردن میں کنٹھ مالا کا مرض ہو اس کے لئے یہ گنڈا نہایت مفید ہے ایک چمڑے کا تسمہ اس کے قد کے برابر ناپ لے اور اس میں اٹھ گرہیں لگائے ہر گرہ پر یہ دعا پڑھکر پھونکے پھر یہ گنڈا اس کی گردن میں باندھ دے۔

دعا یہ ہے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَعُوْذُ بِنُوْرِ اللّٰهِ وَقُدْرَةِ اللّٰهِ وَقُوَّةِ اللّٰهِ وَعَظَمَةِ اللّٰهِ وَبُرْهَانِ اللّٰهِ وَسُلْطَانِ اللّٰهِ وَكَنَفِ اللّٰهِ وَجِوَارِ اللّٰهِ وَاَمَانِ اللّٰهِ وَحِرْزِ اللّٰهِ وَصُنْعِ اللّٰهِ وَرِكْيَاءِ اللّٰهِ وَنَظَرِ اللّٰهِ وَبَهَاءِ اللّٰهِ وَجَلَالِ اللّٰهِ وَكَمَالِ اللّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ۔

برائے سُرخبادہ

جس کے بدن پر مرض سُرخبادہ پیدا ہو جائے تو وہ حسب ذیل دعا کو سات مرتبہ پڑھے اور پڑھنے کے وقت چھری سے اس پر اشارہ کرتا جائے انشاء اللہ شفا حاصل ہوگی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الْحَكِيْمِ الْكَرِيْمِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ وَسُلْطَانِهٖ اَيَّتُهَا الْحُمْرَةُ جَاءَتْكِ جُنُوْدٌ مِّنَ السَّمَآءِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ اَيَّتُهَا الرِّيْحُ اَجِيْبِيْ دَاعِيَ اللّٰهِ وَمَنْ لَّمْ يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَمَا لَهٗ مِنْ مَّلْجَاءٍ وَّمَا لَهٗ مِنْ ظَهِيْرٍ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِالثَّنَآءِ الطَّيِّبِ عَلَى اللّٰهِ اَللّٰهُ يَكْفِيْكَ وَاللّٰهُ يَشْفِيْكَ مِنْ كُلِّ دَآءٍ يُّؤْذِيْكَ وَمِنْ كُلِّ اٰفَةٍ تَعْتَرِيْكَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ،

برائے ضعفِ بصر

جس شخص کی نگاہ کمزور ہو وہ ہر نماز کے بعد اس آیت مبارکہ کو تین مرتبہ پڑھ کر آنکھوں پر دم کر لیا کرے یعنے ہاتھوں پر دم کر کے آنکھوں پر پھیر لیا کرے۔ فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ -

برائے صرع

جو شخص مرض مرگی میں مبتلا ہو تو اس کے واسطے ایک تانبے کی تختی بنوائے اور اتوار کے دن پہلی ساعت میں اس تختی کے ایک طرف یَا قَهَّارُ اَنْتَ الَّذِیْ لَا یُطَاقُ اِنْتِقَامُهٗ یَا قَهَّارُ اور دوسری طرف یَا مُذِلَّ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ بِقَهْرٍ عَزِیْزٍ سُلْطَانُهٗ یَا مُذِلُّ کندہ کرا کر مریض کے گلے میں ڈال دے انشاء اللہ شفا ہوگی۔ وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِیْنُ ۔

ARABIC
PANJAB UNIVERSITY LIBRARY
SECTION

نویں فصل

عالم ربّانی کے آداب وخصائص

عالم ربانی سے وہ شخص مراد ہے جو ظاہر و باطن دونوں علموں کی دولت سے بہرہ یاب ہو۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد عالی ہے۔

فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ۝ پس کیوں نہیں ہر قوم میں سے چند لوگ آمادہ ہوتے کہ وہ دین کی تحصیل وتفہیم حاصل کریں اور اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے ڈرائیں جب وہ ان کے پاس تحصیل علم سے واپس لوٹ کر آئیں ممکن ہے کہ وہ نافرمانی سے باز آجائیں۔

یعنی علوم دینی کے طالبوں کو چاہئے کہ وہ نہایت کوشش واجتہاد کے ساتھ قوم کی رہبری وہدایت کی خدمت انجام دیں اور اللہ تعالیٰ

Marfat.com

کے خوف سے ڈرائیں اور ترہیب و تخویف کو خصوصاً اس وجہ سے بیان کیا گیا ہے کہ ڈرانا اور اللہ تعالیٰ کا دل میں خوف پیدا کرنا ہدایت و رہبری کے لئے بمقابلہ مژدہ رسانی کے زیادہ مفید اور اہم چیز ہے۔ نیز آیت مذکورہ سے یہ بات بھی واضح طور پر ظاہر ہے کہ تفقہ اور تذکیر فرض کفایہ ہیں۔ یعنی ہر قوم ہر شہر اور ہر گاؤں میں کچھ لوگوں پر علم دین کی تحصیل اور مسائل فقہ کا معلوم کرنا اور دوسروں کو بتانا ضروری شے ہے۔ اگر کوئی شخص بھی کسی گاؤں یا شہر میں سے اس کی تحصیل کی طرف متوجہ نہ ہوگا تو سب لوگ گنہگار ہوں گے اور علم دین کی تحصیل سے مقصد یہ ہے کہ خود دین پر قائم رہے اور دوسرے لوگوں کی اسکی طرف رہبری و رہنمائی کرے نہ یہ کہ اپنے علم کے غرور اور گھمنڈ میں لوگوں کو حقیر اور ذلیل سمجھنے لگے اور تحصیل دنیا و منفعت کے لئے ان کو اپنی طرف متوجہ کرانے کی کوشش کرے بلکہ ان کی ہدایت اور اصلاح مدنظر ہونی چاہیئے جو تحصیل علم دین کا اصل مقصد ہے۔

عالم ربانی جو درحقیقت انبیاء و مرسلین کا وارث اور نائب ہوتا ہے اس کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ چند امور کا تحفظ اور ان کی پابندی اختیار کرے جن میں سے چند حسب ذیل ہیں۔

Marfat.com

(۱) پہلی شے اس کے لئے قابل لحاظ یہ ہے کہ وہ لوگوں کیلئے علوم میں سے تفسیر حدیث فقہ سلوک۔عقائد اور صرف و نحو کی تعلیم و تدریس اختیار کرے۔علم کلام اصول اور منطق کی طرف خاص طور پر اپنی توجہ مبذول کرنی لازمی ضروری نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الجمعہ میں ارشاد فرمایا ہے۔

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ إِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ

اللہ تعالیٰ کی ذات وہ ہے جس نے ان پڑھوں میں ان ہی میں سے رسول بھیجا یعنی وہ بھی امی ہے خواندہ نہیں۔اللہ تعالیٰ کی آیتیں ان پر تلاوت کرتا ہے اور پاک کرتا ہے ان کو اور قرآن پاک و حدیث ان کو سکھاتا ہے۔

لہٰذا آیت مذکورہ سے یہ چیز منکشف ہو رہی ہے کہ علم دین قرآن و حدیث سے وابستہ ہے اور فقہ۔سلوک اور عقائد ان کا مخرج و منبع قرآن و حدیث ہیں پس معلوم ہو گیا کہ قرآن و حدیث متن کی حیثیت رکھتے ہیں اور علوم ثلاثہ یعنی فقہ سلوک و عقائد بطور شروح کے ہیں اور علم صرف و نحو کو علم دین میں اس وجہ سے شامل کیا گیا ہے کہ قرآن و حدیث کا سمجھنا بغیر ان علوم کے ممکن نہیں

(۲) دوسرے تدریس و تعلیم میں اس چیز کی بھی رعایت رکھی جائے

Marfat.com

کہ اگر کوئی غریب لغت یعنی قلیل الاستعمال لفظ جس کے معنی سمجھ میں نہ آتے ہوں اسکی لغت یا اصلاح کے اعتبار سے اچھی طرح وضاحت اور تفہیم کردے یا اگر کوئی صیغہ ایسا مغلق دشوار اور پیچدار ترکیب کا ہو جس پر شاگردوں کے ذہن رسا نہ ہوسکیں تو ان کی صرفی نحوی ترکیب کے مطابق حل کرکے ذہن نشین کرائے۔

(۳) مسائل کی توجیہ اس طریقہ پر بیان کرے کہ جزئی مثالوں سے اس کا نقشہ کھینچ کر مقصد واضح کرے یعنی اگر کتاب میں ایسے قواعد کلیہ مذکور ہوں جو طلبا کی سمجھ میں نہ آتے ہوں ان کی جزئی مثالیں دے کر اور خلاصہ کی صورت میں اس طرح صاف صاف بیان کرے کہ طلبا کے ذہن نشین ہو جائے۔

(۴) دلائل کو اس صورت میں پیش کرے کہ بعض مقدمات کا بعض کے ساتھ لازم ہونے اور بعض کے بعض میں داخل ہونے کی بنا پر نتیجہ حاصل ہو جائے یعنی اگر کتاب میں کسی مسئلہ پر دلیل قائم کرنی ہو تو اس کے پیچیدہ مقدمات کو اس طریقہ پر ترتیب دے کہ اگر شرطیات سے قیاس مرکب ہے تو بعض مقدمات کا بعض سے لزوم اور اگر حملیات سے قیاس مرکب ہے تو بعض میں بعض مقدمات کے داخل ہونے کی وجہ سے نتیجہ حاصل ہو جائے۔

(۵) قواعد کلیہ میں قیود کے فائدے اور تعریفیں بیان کرنا یعنی تعریف اور مدعا علیہ میں ایک جامع و مانع حد تک ہر ایک قید کا فائدہ بیان کیا جائے یعنی فلانی قید اس وجہ سے بیان کی گئی ہے کہ فلاں فلاں صورت جو معرف کے افراد میں نہیں ہے، خارج ہو جائے جس طرح کلمہ کی تعریف میں لفظ اس جو سے مذکور ہوا کہ دو دل اربع یعنی خطوط۔ اشارات اور میلوں کے مینار و عقود یعنی انگلیوں سے گننا۔ یہ چیزیں اس سے خارج ہو جائیں کیونکہ یہ کلمہ کے افراد میں شامل نہیں ہیں اسی طرح قواعد کلیہ ہیں یعنی علم اصول میں یہ کہنا کہ حدیث مرسل غیر ثقہ پر عمل کرنا واجب نہیں ہے تو اس قاعدے دیکھئے سے مرسل غیر ثقہ کی قید سے مرسل ثقہ حدیث مستثنیٰ ہو گئی جس طرح سعید بن المسیب کے مرسل حدیثیں امام شافعیؒ کے نزدیک واجب العمل ہیں۔

(۶) تقسیمات میں حصر کے اسباب کا بیان کرنا یعنی استقرائی اعتبار سے یا دلائل عقلیہ سے واضح کرے کہ مطلوب مذکورہ اقسام میں منحصر ہے۔

(۷) ظاہری شبہوں کا ازالہ اور دفعیہ کرنا جیسے دو مختلف مذہب یا توجیہ یا عبارت کا شبہ ذہن میں آنا یا دو شبیہ مذہب وغیرہ کو مختلف خیال کرنا یعنی اگر دو مذہب یا دو توجیہیں یا دو عبادتیں یا اسی طرح دو سوال یا جواب جو حقیقتاً مخالف اور مختلف ہیں وہ ظاہر میں مشتبہ معلوم ہوتے ہیں تو دونوں میں واضح طور پر فرق بیان کرے اور اس کو تفریق ملتبسین کہتے ہیں یا یا دو شبہ کو مختلف خیال کرے تو اس اختلافات کے حل کو تطبیق

Marfat.com

مختلفین کہا جاتا ہے خواہ اختلاف دونوں کا دلالت مطابقی سے ہو یا ایک
مطابقی و دوسری تضمنی یا التزامی ہو۔
اور اس چیز کے لزوم کی طرح جس کا تعریف میں آنا ممتنع ہو جیسے استدراک
یعنی وہ لفظ جو کلام میں زاید اور بے فائدہ ہو۔ اور اخفیٰ کا ذکر کرنا اور اسی
قیاس کے مطابق عدم جمع و منع کی صورت یا ان امور کا لازم آنا جو دلائل و براہین
میں ممتنع ہیں جس طرح مقدمہ کبریٰ کا جزئی ہونا اور صغریٰ کا سالبہ ہونا۔
یا اس چیز کا دفع کرنا جو قیاس استثنائی میں لزوم کا اور قیاس اقترانی
میں اندراج و دخول کا قادح ہے۔ یا اس کتاب کی کسی دوسری عبارت سے
مخالفت کا دفع کرنا یا اور کسی امام کے کلام سے جو اس فن کے اماموں میں داخل
ہے۔ یعنی اگر مصنف کی عبارت اس کی کتاب کی دوسری عبارت سے مخالف
ہو یا اس فن کے امام کے مخالف ہو تو اس کی وجہ بیان کرنی چاہیئے۔ یا مصنف
کے کلام پر بادی النظر میں منع و اجمالی منافضہ نظر آتا ہو اور اس کا مناظر منا
کے قاعدہ کے مطابق نہ ہو تو اس کا رفع کرنا بھی ضروری ہے۔
کیونکہ عالم جب امور مذکورہ کو بیان نہ کرے گا اپنے شاگردوں کو کامل
نہ پہنچا سکے گا لہذا مناسب ہے کہ دوران تدریس میں ان ہی امور پر ان کو دلا
دلاتا جائے تاکہ ان مجمل قواعد کے مخصوص موقعوں پر شرح اور تفصیل ہوتی جائے
معقولات کا احساس ہو جائے۔

(۷) عالم ربانی کے لئے یہ چیز بھی لازم ہے کہ وہ اشغال طریقت و سلوک کی تلقین کرتا رہے جن کو بالتفصیل سابق میں بیان کر دیا گیا ہے۔ اس باطنی تعلیم کے لئے مناسب یہ ہے کہ ایک وقت مقرر کر کے لوگوں کے ساتھ بیٹھے اور توجہ ڈالنے کے لئے ان کی طرف متوجہ ہو کیونکہ محبت الٰہی کی تکمیل کے لئے اول چیز استطاعت ممکنہ ہے اور پھر استطاعت میسرہ۔ استطاعت میسرہ سے صحبت اور اشغال پر قول و فعل اور تصرف قلبی سے توجہ دلانا مقصود ہے۔ اور اسی کی طرف (یعنی صحبت کی برکت سے صفائی دل کا بہم پہنچانا) اللہ تعالیٰ کے اس قول میں اشارہ ہے کہ وَيُزَكِّيهِمْ یعنی رسول کریم ان کو اپنے صحبت کے انوارات سے پاک کرتا ہے۔

(۸) یہ چیز قابل لحاظ ہے کہ لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتا رہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم کو حکم فرمایا ہے فَذَكِّرْ إِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرَىٰ کہ نصیحت کیا کر لوگوں کو اگر نصیحت کرنا مفید ہو۔ نیز وعظ کہنے والے کو چاہئے کہ وہ اپنے وعظ و نصیحت میں قصہ و حکایات کو شامل نہ کرے کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم مسلمانوں کو وعظ و نصیحت سے بہرہ ور فرمایا کرتے تھے۔ ابن ماجہ کی حدیث ہے کہ قصہ خوانی کا نہ حضورؐ کے زمانہ مبارکہ میں وجود تھا اور نہ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں رواج تھا بلکہ روایات سے ثابت ہے کہ صحابہ کرام قصہ خوانوں کو

مسجد سے نکلوا دیا کرتے تھے لہذا اس سے ظاہر ہے کہ قصہ خوانی وعظ و نصیحت سے علیحدہ شے ہے وعظ و نصیحت ایک مستحسن اور محمود چیز ہے اور قصہ خوانی شرعاً معیوب اور مذموم۔ لہذا لحاظ رکھا جائے کہ وعظ و نصائح میں قصہ خوانی کو دخل نہ دیا جائے اور قصہ خوانی سے مقصد یہ ہے کہ حکایات عجیبہ کو بیان کیا جائے جیسے واقعہ کربلا قصہ وفات اور معراج کو اس قدر طول طویل کر کے بیان کرنا جو صحیح احادیث سے ثابت نہ ہو اسی طرح صحابہ کرام کے قصص اور غلط روایات کا ذکر کرنا جن کو اہل علم نے کبھی نہ سنا ہو اسی قسم کی حدیثوں کے متعلق حضور نے ارشاد فرمایا ہے کہ میری پچھلی امت میں کچھ لوگ ایسے بھی ہونگے جو ایسی احادیث بیان کرینگے جن کو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے نہ سنا ہوگا۔ ان لوگوں کی صحبت سے اپنے آپ کو بچانا۔

یا اسی طرح فضائل اعمال کے بیان کرنے میں ایسا مبالغہ اور زیادتی اختیار کرے جن کا حدیث سے ثبوت نہ ہو۔ اور ان حکایات و قصص سے اس کے مدنظر یہ چیز نہ ہو کہ لوگ سنن نبوی کی پیروی اختیار کریں اور ان کو متبع سنت بنایا جائے بلکہ ان حکایات و قصص اور مذہبیہ بیانی سے یہ مقصد ملحوظ ہو کہ لوگوں پر اسکی نیز گفتاری اور فصاحت و بلاغت کا سکہ بیٹھے اور لوگ اس کی تعریف و توصیف میں رطب اللسان ہو بہرحال وعظ گوئی اور قصہ خوانی میں ایک تفریق و امتیاز کرنا ضروری شے ہے۔

عالم ربانی کے لئے یہ چیز بھی قابل لحاظ ہے کہ لوگوں کو امر بالمعروف و نہی عن المنکر سے آگاہ کرتا رہے اگر کسی شخص کو دیکھے کہ وہ وضو کرتے ہیں پیروں کو پورا نہیں دھوتا یا ایڑیاں خشک رہ جاتی ہیں تو اس کو خبردار کر دینا چاہئے کہ جس شخص کی وضو میں ایڑیاں خشک رہیں گی تو اس کی ایڑیوں کو عذاب نار میں مبتلا کیا جاوے گا۔ یا کوئی شخص نماز میں ارکان کو طمانیت و سکون سے ادا نہ کرے تو اس کو ہدایت کر دینی چاہئے کہ وہ دوبارہ نماز پڑھے۔ کیونکہ اس کی نماز مکمل ادا نہیں ہوئی۔ اسی طرح پوشاک اور گفتگو وغیرہ کے آداب میں بھی اس کو ملحوظ رکھے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے :-

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ	تم میں سے بعض لوگوں کو چاہئے
يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَ	کہ وہ لوگوں کو اچھے کاموں کی طرف
يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ	رغبت دلائیں اور اس پر عمل پیرا
يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ	ہونے کا حکم کریں اور خلاف شرع
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ	برے کاموں سے روکیں اور

ایسے ہی لوگ بہبودی فلاح اور رہائی پانے والے ہیں۔

نیز امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں اس چیز کو بھی مدنظر رکھے کہ لوگوں کے ساتھ نرمی و مہربانی کے ساتھ گفتگو کرے جھڑکنا اور سختی کے ساتھ اس

Marfat.com

اس معاملہ میں پیش آنا یہ اُمرا و سلاطین اور صاحب مقدر لوگوں کا طریقہ ہے اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم سے فرمایا کہ ان لوگوں سے مجادلہ اس طریقہ پر کرو جو زیادہ محمود ہو یعنی نرمی اور مہربانی سے وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ط

اور بقدر استطاعت و امکان طلباء و فقراء کی خبر گیری اور حسن سلوک سے پیش آنا بھی اس کے اوصاف میں داخل ہے اور اگر اس کو اس کو اس قدر استطاعت نہ ہو کہ وہ اس چیز کی پابندی کر سکے اور اس کے اور برادران دینی ذی مقدرت اور خوشحال لوگ ہوں تو ان کو اس چیز پر راغب اور متوجہ کرنا چاہیئے کہ وہ ان کے ساتھ حسن سلوک اور امداد کو مدنظر رکھیں۔

لہٰذا مذکورۃ الصدر صفات کا اگر کوئی شخص حامل اور مجموعہ ہو تو یقین کر لینا چاہیئے کہ وہ درحقیقت انبیاء و مرسلین کا صحیح معنوں میں وارث اور متبع ہے ایسی ہی ہستیاں ملکوت آسمانی میں عظیم الشان مشہور ہوتی ہیں اور ایسی ہی شخصیتوں کو اللہ تعالیٰ کی مخلوق اپنی دعاؤں میں شامل رکھتی ہے اور جیسا کہ حدیث میں وارد ہے پانی کے اندر مچھلیاں تک اس کے لئے دعا کرتی رہتی ہیں۔ ایسی شخصیتوں کی صحبت اور معیت سے کبھی محروم نہ رہنا چاہیئے کہ وہ کبریت احمر اور اکسیر اعظم کا حکم رکھتی ہیں۔

Marfat.com

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ عابد پر عالم کی اس درجہ فوقیت اور فضیلت ہے جس طرح میری فضیلت تمہارے ادنیٰ شخص پر۔

ایک مرتبہ حضور اکرم کا دو گروہوں پر گذر ہوا آپ طالب علم کی فضیلت بیان فرما کر انہی میں بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا کہ میں تعلیم کے واسطے مبعوث کیا گیا ہوں۔

اس میں یہ راز مضمر ہے کہ علم حقانی فی نفسہ کمال اور ایک ایسی فضیلت ہے جس سے انسان اللہ تعالیٰ کا مظہر ہو جاتا ہے اور یہی خلافت کا راز ہے کیونکہ مخلوق میں اسی کے ذریعہ سے قوت علمیہ اور قوت عملیہ کی تکمیل ہوتی ہے۔

اور معلوم ہونا چاہیئے کہ جو شخص ہدایت اور دعوت الی اللہ کے منصب اور مرتبہ پر قائم ہو جب وہ امور مذکورہ میں سے کسی امر میں خلل انداز ہوگا تو اس میں یہ ایک خرابی اور رخنہ کے وجود کے مرادف ہوگا جب تک کہ وہ اس خلل اور خرابی کو رفع کر کے اس اپنی صفت کو حاصل نہ کرے اس وقت تک یہ نقص قائم رہے گا۔

یعنی حقیقت میں کامل وہ شخص ہے جو علم ظاہر و باطن دونوں کا جامع اور حامل ہو اور اگر وہ دونوں علموں سے بہرہ یاب نہیں ہے تو اس

کی کمالیت نقصان سے خالی نہیں ہے اس لئے کہ عالم علی ہر نسبت باطن کے حاصل کرنے کا محتاج ہوتا ہے اور صاحب باطن کو قرآن و حدیث سے واقفیت اور اکتساب کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور جو شخص دونوں علموں کا سرمایہ دار ہوگا وہ صحیح معنوں میں اولیائے سابقین کی یادگار اور انبیا و مرسلین کا وارث ہوگا۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ جس صوفی نے فقہ حاصل نہیں کی وہ بلاشبہ زندیق ہے۔ کیونکہ وہ اپنا دین برباد کرنے سے مامون و محفوظ نہیں رہتا۔ اور جس شخص نے علم فقہ کا اکتساب کیا اور تصوف کو تطرانداز کر دیا وہ زاہد خشک اور کٹھ ملا ہے۔ اور جس نے تصوف و فقہ دونوں چیزوں سے حصہ حاصل کیا وہ بلاشبہ محقق ہے۔

علم دین فقہ است و تفسیر و حدیث
ہر کہ خواند جز ازیں گردد خبیث

اور طالب حق کو چاہیئے کہ وہ اگر امرا و رؤسا کے ساتھ صحبت و ہمنشینی اور ان سے میل جول اختیار کرے تو اس رسم و راہ اور ہم جنسی سے اس کے مدنظر یہ چیز ہونی چاہیئے کہ وہ لوگوں پر بے جا ظلم کرنے کے معاملہ میں ان کے اخلاق کی اصلاح کرے گا اور ان کو اچھے کاموں کی طرف راغب اور آمادہ بنائے گا۔ اکثر علمائے صالحین نے اسی مقصد کے تحت ان کی صحبت

Marfat.com

اور ہم نشینی اختیار کی ہے اور اسی نظریہ کے تحت ان احادیث سے تعارض رفع ہو جاتا ہے جو ملوک و سلاطین کی صحبت اور ہم نشینی کی مذمت پر دلالت کرتی ہیں۔

اور طالب حق کے لئے یہ چیز بھی قابل توجہ ہے کہ جاہل صوفیوں اور عابدوں اور ان فقیہوں کی جو زاہد خشک ہوں یا وہ محدثین ظاہری جو فقہ کے خلاف ہوں اور وہ اہل کلام و صاحبان منطق جو احادیث کو بے وقعت سمجھ کر استدلال عقلی میں افراط کرتے ہوں ان سب کی صحبت سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

اور چاہیئے کہ عالم صوفی ہو اور دنیا کا تارک ہر وقت اللہ تعالیٰ کے تصور و خیال میں محو و مستغرق سنت نبوی کا پیرو۔ آثار صحابہ کرام کا متلاشی اور محقق فقیہوں کے کلام سے جو حدیث کی طرف مائل ہیں حدیث اور آثار کی شرح اور بیان کا دیکھنے والا اور غور کرنے والا ہو اور ان اصحاب عقائد کے کلام کا مطالعہ کرتا ہے جن کے عقائد سنن نبوی سے ماخوذ ہوں اور ان اصحاب سلوک کے کلام پر نظر ڈالتا ہے جو علم و تصوف کے جامع اور سلف صالحین پر تشدد و سختی کرنے والے نہ ہوں اور نہ سنت نبوی میں افراط و تفریط سے کام لینے والے ہوں پس ایسے شخص کی صحبت اختیار کرنی چاہیئے جو صفات مذکورہ سے متصف ہو۔

Marfat.com

کیونکہ جاہل صوفی اور بے علم عابد بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ وہ
بدعت والحاد سے بچا ہوا ہو۔

خیالات نادانِ خلوت نشیں بہم برکند عاقبت کفرو دیں

اور فقیہہ زاہد خشک تو باطن اور برکات قلبیہ سے بے بہرہ اور محروم
ہوتا ہے ظاہری محدث شریعت کے اصل مقصد اور رموز و غوامض
کے سمجھنے سے معذور ہو جاتا ہے اور منطقی لوگ اکثر عقائد اسلامیہ میں
متردد یا منکر اور ایمان فیوض و برکات اور نور عبودیت سے بیگانہ
و نابلد ہوتے ہیں۔ ایسا شخص جو کمالات ظاہری و باطنی کا مجموعہ ہو
اس کی صحبت کیمیائے سعادت ہے اس کی صحبت کو کبھی فوت نہ
ہونے دے۔

اور طالبِ حق کو فقہائے کبار کے مذاہب کے اندر کبھی اپنے آپ کو مصروف
اور منہمک نہ کرنا چاہیئے یعنی ایک دوسرے پر کسی کو ترجیح نہ دے بلکہ تمام مذاہب
حق کو بالاجمال مقبول تصور کرے اور ان میں سے اس مذہب کی تقلید اور پیروی
اختیار کرے جو مشہور سنت کے موافق ہو ہاں اگر کسی صورت میں فقہا کے
دو قول ہوں اور دونوں سنت سے ماخوذ و مستنبط ہوں تو ایسی صورت میں
اس قول کو اختیار کرنا چاہیئے جس پر اکثر فقہا ہوں اور اگر دونوں طرف کثرت
فقہا برابر ہے تو اس صورت میں اس کو اختیار ہے کہ جس قول کو چاہے

Marfat.com

اختیار کرے مگر ائمہ اربعہ رحمہم اللہ کے مذاہب کو بغیر کسی تعصب اور طرفداری کے ایک مذہب تصور کرے۔

اور اس کو اس وجہ سے منع کیا گیا ہے کہ کسی ایک مذہب کو ترجیح دینا اکثر دوسرے مذہبوں کی تنقیص و تذلیل کا باعث بنجاتا ہے چنانچہ یہی وجہ ہے کہ بعض حنفی امام شافعیؒ کے مذہب کو برا کہنے لگتے ہیں اور بعض متعصب شافعی مذہب حنفی پر طعن کرتے ہیں۔ اسی مصلحت کی بنا پر حضور اکرم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے یونس علیہ السلام سے افضل نہ کہو۔ وعلیٰ ہذا القیاس۔

اسی طرح صوفیوں کے معاملہ میں بھی ایک دوسری کی ترجیح کے متعلق گفتگو میں نہ پڑے یا ان میں اگر مغلوب الحال لوگ ہیں تو ان سے انکار نہ کرے اور نہ ان لوگوں کے متعلق جو سماع وغیرہ میں تاویل کرتے ہیں۔ البتہ اپنے لئے یہ طریقہ اختیار کرے کہ ان کی پیروی اور تقلید اختیار کرے بلکہ جو سنت سے ثابت ہو اور علمائے راسخین کا جو طریقہ ہو اس کو اختیار کرے۔ وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِیْنُ۔

اس لئے کہ اولیائے طریقت کے تمام طریقے حصول نسبت اور تقرب الی اللہ کے بارے مقصد کیلئے جامع ہیں لہذا یہ کہنا کہ طریقہ نقشبندیہ افضل ہے یا قادریہ چشتیہ اس سے بہتر ہے ایک بے نتیجہ چیز ہے جس کو

Marfat.com

جو طریقہ آسان اور اچھا معلوم ہو اس کو اختیار کرے۔

اور مغلوب الحال یعنی مجذوبیت سے منکر نہ ہونے کے متعلق جو بیان کیا گیا اس میں یہ مصلحت ہے کہ وہ خود دائرہ تکلیف سے خارج ہیں۔ خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ انکار می کنم و نہ این کار می کنم یعنی مغلوبین اہل سماع پر انکار اس وجہ سے مناسب نہیں کہ وہ تاویل سے اس فعل کو کرتے ہیں صریحاً حرام کی علت بیان نہیں کرتے اور پیروی سے ممانعت کی وجہ ہے کہ یہ امر مسنون نہیں ہے۔

Marfat.com

دسویں فصل

آداب تذکیر و موعظت

اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح وعظ و نصائح کے لئے حکم فرمایا ہے کہ فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ اے محمد تم لوگوں کو سمجھایا کرو اور نصیحت کیا کرو۔ کیونکہ تم ہی لوگوں کو نصیحت کرنے والے اور سمجھانے والے ہو۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اس طرح اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا کہ اے موسیٰ تم لوگوں کو پہلے واقعات یاد دلایا کرو۔ اور دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ مومنوں کو نصیحت کیا کر کیونکہ وہ ان کو فائدہ دینے والی ہے لہذا مذکورہ آیات قرآنی اس بات کا مکمل ثبوت ہیں کہ لوگوں کو وعظ و نصیحت کرنا دین کی رکن اعظم شے ہے

اس لئے مناسب ہے کہ واعظ کی صفتیں کیفیت تذکیر اس کے مقاصد و ارکان اور وعظ سننے والوں کے آداب و خصوصیات اور واعظین

Marfat.com

کے نقائص کو بیان کیا جائے۔

واعظ کی صفات

وعظ و نصیحت کرنیوالے کے لئے سب سے پہلی چیز یہ ہے کہ وہ مسلمان عاقل بالغ اور متقی ہو جس طرح علمائے راوی حدیث اور شاہدین میں مکلف ہونے اور عدالت کو شرط قرار دیا ہے اسی طرح واعظ کے لئے بھی یہ ضروری شے ہے اگر واعظ لڑکا ہے یا دیوانہ کافر فاسق یا بدعتی جیسے شیعہ اور خارجی وغیرہ تو یہ لوگ وعظ گوئی اور تذکیر کے لایق نہیں ہیں۔

واعظ کیلئے ضروری ہے کہ وہ محدث و مفسر ہو اور سلف صالحین یعنی صحابہ تابعین اور تبع تابعین کے حالات و سیر سے بقدر ضرورت واقفیت حاصل کیے ہوئے ہو۔ اور محدث ہونے سے یہ مراد ہے کہ کتب احادیث صحاح ستہ وغیرہ کو مطالعہ میں رکھتا ہو اور حدیث کا کسی اسناد سے اکتساب کر کے سند حاصل کر چکا ہو ان کے معانی کو بخوبی سمجھ لیا ہو اور احادیث کی صحت اور ضعف سے بھی نابلد نہ ہو۔ اسی طرح مفسر ہونے سے یہ مقصد ہے کہ قرآن پاک کی تفسیر سے مشغولیت رکھتا ہو آیات مشکلہ کی توجیہہ و تاویل سے واقفیت حاصل ہو اور سلف سے جو قرآن پاک کی تفسیر مروی ہے اس کو جانتا ہو۔ اس کے ساتھ ہی اگر فصاحت و بلاغت سے وہ بہرہ رکھتا ہو۔ رعب و جلال عطوفت و مروت کا سرمایہ دار ہو اور لوگوں سے ان کی

عقل وفہم کے مطابق گفتگو کرنیوالا ہو تو یہ بھی اسکی صفات میں سے بہترین صفت ہوگی۔
کیونکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ لوگوں سے ان کی عقل
وسمجھ کے مطابق گفتگو کیا کرو تاکہ ان کی سمجھ میں آجائے۔ کیا تم یہ چاہتے ہو
کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب کریں یعنی جب لوگ اس قسم کے کلام
سنینگے جو ان کی فہم سے بالاتر ہوگا تو وہ اس سے انکار کرینگے لہذا اس سے
معلوم ہوگیا کہ عام لوگوں کے سامنے تقدیر کے پیچیدہ مسائل توحید کے حقائق
اور فقہ کے مشکل مسائل بھی بیان کرنی مناسب نہیں ہیں۔ کیونکہ ان میں لوگوں
کی گمراہی کا اندیشہ ہے اور وجاہت و بزرگی کا وجود اس لئے مستحب ہے
کہ جو شخص لوگوں میں بے وقعت ہے اور دلوں پر اس کا کوئی دبدبہ و
وقار نہیں ہے تو اس کا کلام کبھی اثر نہیں کرسکتا خواہ وہ حق بات بھی
کہتا ہو اور مروت و جوانمردی سے یہ مصلحت ہے کہ جس شخص میں یہ صفت
نہ ہوگی وہ ان لوگوں کے مشابہ ہے جن کے اقوال و افعال میں لغزش
نہیں پائی جاتی ایسے شخص کے وعظ و نصیحت سے تذکیر کا اصلی فائدہ حاصل
نہیں ہوسکتا۔

وعظ گوئی کا طریقہ

واعظ کے لئے یہ چیز زیادہ قابل لحاظ ہے کہ وہ روزانہ اور ہر وقت لوگوں

Marfat.com

کو وعظ و نصیحت نہ کیا کرے بلکہ ایک وعظ سے دوسرے وعظ تک حسب وقت و ضرورت کچھ مدت و فاصلہ دیا کرے اور نہ ان حالت میں سلسلہ کلام شروع کرے جبکہ لوگوں پر کسی قسم کا ملال و افسردگی چھائی ہوئی ہو بلکہ پہلے لوگوں کے جذبات کا اندازہ لے لینا ضروری ہے جس وقت وہ یہ چیز محسوس کرے کہ لوگوں میں شوق و رغبت پائی جا رہی ہے اور وعظ کے لئے منتظر ہیں اس وقت وعظ گوئی میں مصروف ہو اور اپنا سلسلہ کلام اس وقت سے پہلے ختم کر دینے کی کوشش کرے جبکہ ان میں بددلی اور بے رغبتی پیدا ہو۔ کیونکہ بددلی اور بے رغبتی کی حالت میں اگر وعظ کا سلسلہ جاری رکھا جائے گا تو یہ ان کے حق میں کچھ موثر ثابت نہ ہوگا اس لئے "ازاں پیش بیں کن کہ گویند بس"

نیز جو جگہ وعظ کہنے کیلئے مقرر کیجائے وہ پاک و صاف ہونی چاہئے جیسے مسجد یا اور کوئی اسی قسم کی بہتر جگہ۔ حمد و درود سے وعظ کا سلسلہ شروع کرنا چاہیے اور آخر میں انہی پر اپنا کلام ختم کیا جائے اور تمام مسلمانوں کیلئے خصوصاً حاضرین مجلس کے حق میں اللہ تعالیٰ سے دعائے خیر کرنی چاہئے اور وعظ میں یہ چیز بھی نہ ہونی چاہیے کہ لوگوں کو صرف مژدہ رسانی اور تشویش سے ہی محفوظ کرنا ہے یا تنذیر و تخویف تک ہی محدود رکھے بلکہ اللہ تعالیٰ کے اصول و طریقے کے مطابق کہ وہ قرآن پاک میں وعدہ کے بعد وعید کا ایراد فرماتا ہے۔ اور بشارت کے ساتھ انذار و تخویف اپنے کلام کو مختلف مضامین سے دلچسپ و جاذب توجہ بناتا ہے اس واسطے کہ

Marfat.com

اگر صرف ترغیب و بشارت کا بیان ہی رکھا جائے گا تو اس سے انسان کے اندر ایک قسم کی بیباکی کا اثر پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اگر ترہیب و تخویف کو اختیار کیا جائے تو اس سے یاس و ناامیدی انسان پر طاری ہو جاتی ہے اس لئے ہر ایک مضمون کو اپنے اپنے موقع اور وقت پر بیان کرنا چاہئے لوگوں کے ساتھ جہاں تک ممکن ہو سختی اور ترشی سے پیش نہ آئے بلکہ نرمی اور آسانی کو مدنظر رکھے اپنے خطاب میں عمومیت کا لحاظ رکھے خصوصیت پیدا نہ ہو یا کسی ایک گروہ کو چھوڑ کر دوسرے گروہ کی طرف متوجہ ہو یا کسی خاص قوم کی مذمت یا کسی معین شخص سے بالمشافہ و بالمقابل مخاطب ہو بلکہ اشارتاً بیان کرنا چاہئے۔ اس لئے کہ بالمقابل کسی کی مذمت اور تردید سے کسی قوم یا کسی خاص شخص سے واعظ کی عداوت قلبی کا اظہار ہوگا۔ اور لوگ اسی چیز پر اس کو محمول کریں گے لہذا بہت ممکن ہے کہ سامعین کا دل اس سے مکدر ہو جائے اور اس کی دیانت و صداقت کا اعتقاد جاتا رہے اور تذکیر کا جو مقصد ہو وہ فوت ہو جائے۔

نہ یہ چیز مناسب ہے، کہ وعظ میں گرے ہوئے اور بیہودہ الفاظ کا استعمال کرے اور خوش طبعی میں وقت گذارے۔ کیونکہ یہ چیز اس کے رعب و وقار کو کھو دینے والی اور مقصد تذکیر کے منافی ہے۔ بلکہ اچھی باتوں کی خوبیاں بری باتوں کی قباحت امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا بیان کرے اپنی رائے کا کمزور

اور غیر مستقل مزاج نہ ہو کہ جس محفل میں جائے وہاں ان لوگوں کی خواہش نفسانی کے مطابق اپنے وعظ کا موضوع اختیار کرے۔

وعظ کا مقصد و غایت

وعظ کا اصل مقصد یہ ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے اعمال و اخلاق تحفظ لسان حالات قلبی اور مداومت اذکار کی حیثیت سے صفات حسنہ پیدا کرائی جائیں اور ان پر کاربند بنایا جائے۔ لہٰذا واعظ کو چاہئے کہ وہ غور کرے کہ اس مجلس میں کن کن صفات کی طرف ترغیب دلانے کی ضرورت ہے اس کا احساس کرتے پر ان صفات کو پورے طور پر سامعین پر مستحق اور ثابت کردے ان کے فہم و سمجھ کے موافق تھوڑا تھوڑا بیان کرکے۔

سب سے پہلے چاہئے کہ لباس شکل اور نماز وغیرہ میں جو جو باتیں بری اور اچھی ہیں ان کی برائیوں اور اچھائیوں کا ذکر کرے جب وہ اس کے عادی اور خوگر ہو جائیں تو اس کے بعد اذکار کی تلقین کا درجہ ہے جب ذکر کے اثرات بھی ان کے اندر ظاہر ہونے لگیں تو پھر ان کو اس چیز کی طرف رغبت دلائی جائے کہ وہ اپنے دل و زبان کو اقوال قبیحہ اور اخلاق ذمیمہ سے محفوظ رکھنے کی کوشش کریں اور ان میں یہ ترغیب پیدا کرنے کے لئے گذشتہ واقعات اور امم سابقہ کے حالات بیان کئے جائیں جن پر ان کے افعال و

Marfat.com

نافرمانی کی بناء پر اللہ تعالیٰ نے اپنا عذاب نازل فرما کر تباہ و برباد کر دیا۔ پھر موت کے وقت کو یاد دلایا جائے قبر کا عذاب اور جہنم کی تکالیف و سزائیں قیامت کے دن کی سختی اور مصائب وغیرہ اسی قسم کے تذکروں سے ترغیب پیدا کرائی جائے اور وعظ گوئی میں قرآن پاک حدیث و تفسیر صحابہ تابعین اور مومنین صالحین کے اقوال اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ سے استدلال پیش کیا جائے۔ اس قسم کے واقعات اور قصے جو صحیح روایتوں سے ثابت نہیں ہے ان کا بیان کرنا مناسب نہیں کیونکہ صحابہ کرامؓ قصہ خوانی کے مخالف تھے اور قصہ خوانوں کو مار کر مسجد سے نکال دیا کرتے تھے۔ اور اس قسم کے بے بنیاد قصے قرآن پاک کی شان نزول اور سیرت میں اکثر اہل کتاب اسرائیلیوں کی روایات میں ہوتے ہیں جنکی صحت کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

وعظ کے ارکان

وعظ کے ارکان میں جو چیز شمار کیجاتی ہے وہ ترغیب و ترہیب ہے اور کھلی ہوئی نظیروں کا پیش کرنا۔ اور اس قسم کے صحیح قصے جو قلب میں رقت و ری پیدا کرنے میں ممد و معاون ثابت ہوں۔ اور وہ رموز و اسرار جو مفید اور نفع بخش ہوں۔ اور جس مسئلہ کو بھی واعظ بیان کرے خواہ وہ حرام ہو یا حلال آداب معاشرت سے ہو یا دعوات کے قبیل سے یا عقاید اسلام کے متعلق غیر ذکر

Marfat.com

ہے کہ وہ خود بھی اس کو جانتا ہو اور اس کے سکھانے کا طریقہ بھی اسکو معلوم ہو۔

سامعین کے آداب

وعظ سننے والوں کے لئے مناسب اور لازم ہے کہ جب وہ وعظ سننے کیلئے مجلس میں آئیں اور واعظ وعظ شروع کرے تو نہایت ادب اور توجہ کے ساتھ خاموشی سے وہاں بیٹھے رہیں کسی قسم کا شور وغل نہ کریں نہ آپس میں کچھ گفتگو کریں۔ بلکہ ہمہ تن گوش ہو کر اس کے کلام کو سننے کی کوشش کریں اور ہر بات کو واعظ سے دریافت نہ کریں بلکہ اگر سامع کو کوئی خطرہ وشبہ لاحق ہو یا کسی مسئلہ میں اپنے شکوک رفع کرنا چاہے تو اس کو اگر مسئلہ مذکورہ کیساتھ کوئی قوی تعلق نہ ہو یا اگر تعلق ہو تو مسئلہ اس قدر پیچیدہ ہو جس کو عام لوگ سمجھنے سے معذور ہوں تو اس مجلس میں اس مسئلہ کو پیش نہ کرنا چاہیئے۔ بلکہ اس کو اگر حل کرنا ہی مدنظر ہو تو اس کو پھر تنہائی میں حل کرنا مناسب ہے۔ اور اگر اس مسئلہ کا اسی وعظ کے ساتھ قوی تعلق ہو جیسے کسی مجمل مسئلہ کا مفصل کرنا یا اور کوئی مشکل لغت معلوم کرنا۔ تو اس کے لئے بھی یہی مناسب ہے کہ جب واعظ اپنا سلسلہ کلام ختم کرے اس وقت آخر میں اس سے معلوم کرے۔

اور واعظ کو یہ مناسب ہے کہ وہ وعظ کے سلسلہ میں اپنے کلام کا تین مرتبہ اعادہ کرے اس واسطے کہ حضور اکرمؐ جب وعظ فرمایا کرتے تھے تو تین

Marfat.com

مرتبہ الفاظ کا اعادہ فرمایا کرتے تھے "تاکہ لوگوں کی سمجھ میں اچھی طرح آجائے اور اگر کسی مجلس میں ایسے لوگ شامل ہوں جنکی زبانیں مختلف ہوں اور واعظ بھی ان زبانوں سے واقفیت حاصل کئے ہوئے ہو تو اس کو ہر زبان میں کلام کرنا چاہئے تاکہ تمام سامعین اس کے کلام سے فائدہ حاصل کریں اور پیچیدہ دقیق مسائل کے بیان کرنے سے اجتناب کرے کیونکہ عام طبیعت پر یہ چیز موثر نہیں ہوتی۔

واعظین کے نقائص

آج کل اکثر واعظوں میں چند خرابیاں بھی پائی جاتی ہیں جن میں سے یہ چیز بھی ہے کہ وہ موضوعات اور غیر موضوعات میں کوئی امتیاز نہیں کرتے اور اکثر ان کا تمام موضوعات اور مخرفات پر مشتمل ہوتا ہے اور ان نمازوں دعاؤں کو بیان کرتے ہیں جو اہل حدیث کے نزدیک موضوعات میں شامل ہیں اس کا سبب یہ ہے کہ وہ علم حدیث اور آداب کو بالقاعدہ کسی صاحب حدیث سے تو التساب کرتے نہیں اور وعظ گوئی کی ہوس لاحق ہوتی ہے پس عوام کالانعام کو دھوکہ دینے کے لئے جو قصہ بھی کسی کتاب میں اپنے مقصد کا دیکھا وہ بے تماشا بیان کر ڈالتے ہیں۔ حالانکہ صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ حضور اکرم پر جو شخص قصداً جھوٹ بولے گا وہ جہنمی ہے۔

ہر مسلمان پر واجب ہے، کہ وہ بغیر تحقیق اور سند کے حدیث کو حضور کی طرف نسبت نہ کرے اور نہ سوائے اہل حدیث کی مشہور کتابوں کے کسی کتاب سے حدیث نقل کرے اس لئے کہ خود جھوٹ بولنا یا جھوٹی حدیث کو بغیر تحقیق کے بیان کرنا عذاب میں دونوں کا ایک درجہ ہے۔

اور ترغیب و ترہیب کے قبیلہ سے واعظوں کی کسی شے کو مبالغہ سے بیان کرنا بھی اسی حد میں داخل ہے یعنی اگر یہ کہے کہ اگر کوئی شخص دو رکعت نماز فلاں فلاں سورۃ کے ساتھ فلاں دن اور فلاں وقت میں پڑھے گا تو اس کی تمام عمر کی قضا نمازوں کا عذاب دور ہو جائے گا۔ یا جو کوئی بھنگ پیتا ہے وہ گویا خانہ کعبہ میں اپنی ماں کے ساتھ بدفعلی کرتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

اسی طرح کربلا کا واقعہ اور قصہ وفات اس کے علاوہ اور موسموں میں خطبہ خوانی اور قصہ گوئی بھی اسی چیز کے ماتحت ہے۔ اس واسطے کہ قرونِ سابقہ میں ان باتوں کا کہیں وجود نہیں پایا جاتا اور اکثر اس قسم کے قصہ موضوع اور ضعیف روایات سے مملو ہیں ہر سال نئے نئے مضمون کے مرثیے تیار ہوتے ہیں تاکہ وہ رقت اور گریہ و زاری کے مقصد میں زیادہ موثر ثابت ہوں عجیب الٹا حساب ہے، کہ اگر کوئی شخص فرائض ایمانی کو ادا نہ کرے مسجد میں نماز جمعہ اور جماعت کے لئے حاضر نہ ہو تو اس پر کسی قسم کی لعن وطعن نہیں کی جاتی اور اگر

Marfat.com

کوئی شخص محفل تعزیہ داری میں شریک نہ ہو اور ان بدعتوں سے
احتراز و اجتناب اختیار کرے تو وہ سارے زمانے کا مطعون
بنتا ہے۔ بلکہ اس کے ایمان میں بھی نقص بتلایا جاتا ہے۔ کہ
فلاں شخص خارجی اور اہل بیت کا دشمن ہے۔ معاذاللہ۔

Marfat.com

گیارھویں فصل

مصنفؒ کے سلاسل طریقت

مصنفؒ رحمۃ اللہ علیہ اپنے سلسلہ سلوک و طریقت کے متعلق فرماتے ہیں کہ ہمارا یہ سلسلہ صحیح سند کیساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک متصل ہے ہمارے اور حضور کے درمیان میں اس سلسلہ کا کوئی واسطہ منقطع نہیں ہے مسلسل حضور تک منتہی ہوتا ہے۔ اگرچہ ان آداب معینہ اور اشغال مخصوصہ کا تعین و مقرر ثابت نہیں ہے یعنی اتصال تفصیل نہیں بلکہ اجمالی ہے۔

آپنے عرصہ دراز تک اپنے والد بزرگوار شیخ اجل عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہکر علوم ظاہری و باطنی کا استفادہ کیا ہے مشکلات کو حل فرمایا ہے طریقت و حقیقت کے وہ فوائد و عجائبات ان سے سنے ہیں جو ان پر اور ان کے مرشدوں پر حالات اور کرامات کے قبیلہ سے گذرے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ ان سے راضی ہو اور مصنفؒ کو سلف صالحین کے ساتھ ملائے آپکے والد شیخ عبدالرحیمؒ نے بھی بہت سے مرشدوں کی صحبت میں اپنی زندگی

Marfat.com

گزاری ہے اور ان سب میں سے بزرگ ترین ہستیاں تھیں اول خواجہ خردؒ ہیں جو خواجہ شیخ احمدؒ سرہندی خواجہ شیخ اللہ داد اور خواجہ حسام الدینؒ سے فیض یافتہ تھے اور یہ تینوں حضرات خواجہ محمد باقی باللہؒ کے صحبت پذیر تھے، دوسرے مرشد حضرت خواجہ سید عبداللہؒ ہیں جنہوں نے خواجہ آدم البنوریؒ کی صحبت حاصل کی تھی اور انہوں نے خواجہ شیخ احمد سرہندیؒ کی اور وہ خواجہ محمد باقی باللہ کے فیوض سے مستفیض تھے تیسرے مرشد حضرت خواجہ خلیفہ ابوالقاسمؒ ہیں جنہوں نے حضرت خواجہ ملا ولی محمد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہ کر فیضان حاصل کئے اور خواجہ ملا ولی محمد رضی اللہ خواجہ امیر ابوالعلا کے فیض یافتہ تھے۔ اور خواجہ محمد باقی صاحبؒ نے خواجہ محمد مکنگیؒ کی صحبت اختیار کی تھی جو اپنے والد مولانا محمد روشن صاحبؒ کی صحبت حاصل کئے ہوئے تھے۔ اور وہ مولانا محمد زاہد کی اور آپ کو خواجہ عبداللہ احرار کی صحبت حاصل تھی۔ امیر ابوالعلا۔ امیر عبداللہ کے ہم صحبت تھے جو امیر کلالؒ کی صحبت سے مستفیض تھے۔ اور امیر کلال کو خواجہ عبدالخالقؒ اور ان کو خواجہ عبیداللہ احرار کی صحبت کا شرف حاصل تھا۔

خواجہ عبداللہ احرار بھی بہت سے مرشدوں کی صحبت حاصل کئے ہوئے تھے چنانچہ ان بزرگوں میں سے جنکی صحبت میں رہنے کا آپ کو اتفاق ہوا۔ مولانا یعقوبؒ چرخی اور خواجہ علاؤالدین غجدوانیؒ بھی ہیں اور یہ دونوں صاحب بلاواسطہ خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کے فیض یافتہ تھے اور آپ کے پہلے مرشد مولانا یعقوبؒ چرخی رحمۃ اللہ علیہ کو خواجہ علاؤالدین عطارؒ کی بھی صحبت کا شرف

حاصل تھا اور آپ کے دوسرے مرشد خواجہ علاؤالدینؒ خواجہ محمد پارساؒ کی خدمت میں رہے ہوئے تھے اور یہ دونوں حضرات خواجہ نقشبندؒ کے بہترین مریدوں میں سے تھے۔

نقشبند کمخاب بننے والے کو کہتے ہیں چونکہ آپ یعنی خواجہ نقشبند اور آپ کے والد کمخاب کا کام کرتے تھے اس وجہ سے آپ نقشبند مشہور ہیں۔ اور آپ کو بھی بہت سے بزرگوں سے فیض حاصل تھا ان میں سے سب سے زیادہ بزرگ ہستی خواجہ بابا سماسیؒ اور ان کے خلیفہ امیر سید کلالؒ ہیں۔ خواجہ بابا سماسیؒ خواجہ علی رامتینیؒ اور وہ خواجہ محمود ابوالخیر محمود فغنیؒ۔ وہ خواجہ عارف ریوگریؒ۔ ان کو خواجہ عبدالخالق غجدوانیؒ اور آپ کو خواجہ محمد یوسف ہمدانیؒ اور انہیں خواجہ علی فارمدیؒ کی حصول صحبت کا مرتبہ حاصل تھا۔

اسی طرح علیؒ فارمدی کو بھی بہت سے بزرگوں کی خدمت میں رہنے کا اتفاق ہوا ہے چنانچہ ان میں سے زیادہ بزرگ دو ہستیاں امام ابوالقاسم قشیری جو رسالہ قشیریہ کے مصنف ہیں اور دوسرے مرشد ابوالقاسم کرکانی ہیں۔ امام ابوالقاسمؒ ابوعلی وفاق اور یہ ابوالقاسمؒ نصرآبادی اور ابوالحسنینؒ حضرمی کے مرید تھے اور ان دونوں حضرات نے شبلی کی صحبت پائی جو سید الطائفہ جنید بغدادیؒ کے صحبت یافتہ تھے۔

آپ کے دوسرے مرشد ابوالقاسمؒ کا سلسلہ صحبت ابوعثمانؒ مغربی

Marfat.com

سے تھا جو ابو علیؒ کاتب کے ہم صحبت تھے اور ان کو ابو علیؒ رودباری اور ان کو جنید بغدادیؒ کی صحبت میسر تھی۔

حضرت جنید بغدادیؒ اپنے ماموں سریؒ سقطی سے فیض یافتہ تھے اور ان کا سلسلہ حسب ذیل واسطوں سے حضور اکرمؐ تک منتہی ہوتا ہے۔

(۱) سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ (۲) حضرت معروف کرخی آپ نے بھی بہت سے مرشدوں کی صحبت حاصل کی ہے جن میں سے دو مرشد بزرگ ترین ہیں ایک امام علیؒ بن موسیٰ رضا (۴) امام موسیٰؑ کاظم (۵) امام جعفرؑ صادق (۶) امام محمد باقرؒ (۷) امام زین العابدینؒ (۸) امام حسینؓ (۹) امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ (۱۰) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔

معروف کرخیؒ کے دوسرے مرشد حضرت داؤدؒ طائی ہیں جو فضیلؒ عیاض اور حبیب عجمیؒ اور ذوالنونؒ مصری کی خدمت میں زانو تلمذ تہ کئے ہوئے تھے اور یہ تینوں حضرات تابعین و تبع تابعین میں سے اکثر بزرگوں کی صحبت حاصل کئے ہوئے تھے جن میں سے بزرگ ترین ہستی حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور آپ نے تابعین اصحاب کبار کی صحبت حاصل کی جن میں سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی ذات ہے جو حضور کے خادم اور حدیث کے حافظ تھے۔ اس سلسلہ میں کسی کو شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ نیز حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ کو اپنے نانا قاسم بن محمد بن ابوبکر

Marfat.com

صدیق رضی اللہ عنہم سے بھی نسبت ہے اور قاسمؒ بن محمدؒ کو حضرت سلمانؓ فارسی سے ان کو حضرت ابوبکر صدیقؓ سے اور ان کو حضور اکرم سے انتساب حاصل ہے

اس کے علاوہ آپ کے یعنی مصنف رحمۃ اللہ علیہ کے اور بھی سلاسل ہیں جن میں بعض میں صحبت کی حیثیت سے اتصال پایا جاتا ہے اور بعض میں خرقہ پوشی یا بیعت کی بنا پر۔ چنانچہ مصنف نے اپنے والد شیخ عبدالرحیمؒ سے سلسلہ کا اکتساب کیا ہے انہوں نے سید عبداللہؒ سے ان کو شیخ آدم بنوریؒ سے انہیں شیخ احمد سرہندیؒ سے انہوں نے اپنے والد شیخ عبدالاحدؒ سے اور ان کو حضرت شاہ کمالؒ سے سلسلہ پہنچا ہے۔

سلسلہ قادریہ کی سند

حضرت شیخ احمد سرہندی رحمہ اللہ علیہ کو طریقہ قادریہ میں شیخ سکندرؒ سے سلسلہ پہنچا جس کی سند حسب ذیل واسطوں سے دلستہ ہو کر حضرت علی کرم اللہ وجہہ تک پہنچتی ہے۔

(۱) شیخ سکندرؒ (۲) شیخ کمالؒ مذکورہ سابق (۳) سید فضیلؒ (۴) سید گدارحمنؒ (۵) سید شمس الدین عارف (۶) سید گدارحمنؒ بن ابوالحسن (۷) شمس الدین صحرائی (۸) سید عقیل (۹) سید بہاؤالدینؒ (۱۰) سید عبدالوہابؒ (۱۱) سید شرف الدینؒ قتال (۱۲) سید عبدالرزاقؒ (۱۳) امام طریقت ابومحمد

Marfat.com

عبدالقادر جیلانی (۱۴) ابوسعید مخزمی (۱۵) ابوالحسن قرشی (۱۶) ابوالفرح طرطوسی (۱۷) ابوالفضل عبدالواحد تمیمی (۱۸) عبدالعزیز تمیمی (۱۹) ابوبکر شبلی آپ کے بعد حضرت جنید بغدادی سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ تک سلسلہ پہنچا جو پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔

نیز مصنف کے مرشد والد بزرگوار شاہ عبدالرحیم صاحب نے اپنے نانا شیخ رفیع الدین محمد صاحب کی روح سے بھی فیض حاصل کیا ہے اور انہوں نے آپ کو آپ کے پیدا ہونے کے چند سال پیشتر بطریقہ کرامت طریقت کی اجازت عطا فرما دی تھی اور شیخ رفیع الدین محمد صاحب کو اپنے والد قطب عالم عالم سے اور ان کو منجم الحق چا ئیلمہ سے ان کو شیخ عبدالعزیز مصنف رسالہ عزیزیہ سے فیض پہنچا ہے حضرت شیخ عبدالرحیم کا ان سلاسل کے علاوہ ایک اور طریقہ بھی ہے جو آپ کو سید عظمت اللہ اکبر آبادی سے پہنچا اور ان کو اپنے آبا و اجداد سے حسب ذیل واسطوں سے سند حاصل ہوئی ہے جو حضور تک منتہی ہوتی ہے۔

(۱) شیخ عبدالعزیز صاحب (۲) قاضی خان یوسف ناصحی (۳) حسن بن طاہر (۴) سید راجی جائد شاہ (۵) شیخ حسام الدین مانک پوری (۶) خواجہ نور قطب عالم (۷) عارف الحق بن سعد لاہوری البنگالی (۸) اخی سراج عثمان اودھی (۹) سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء (۱۰) شیخ فرید الدین

گنج شکرؒ (۱۱) خواجہ قطب الدین بختیار کاکی۔ (۱۲) خواجہ معین الدین سنجری (۱۳) خواجہ عثمان ہارونی (۱۴) حاجی شریف زندنی (۱۵) خواجہ مودود چشتی (۱۶) آپ کے والد خواجہ یوسفؒ بن محمد بن سمعان چشتی (۱۷) آپ کے ماموں خواجہ محمد چشتیؒ (۱۸) آپ کے والد خواجہ ابو احمد چشتی (۱۹) خواجہ ابو اسحاقؒ شامی (۲۰) شمشاد دینوری (۲۱) بو ہبیرہ بصری (۲۲) حذیفہ مرعشیؒ (۲۳) ابراہیم ادہمؒ (۲۴) فضیل بن عیاضؒ (۲۵) عبدالواحد بن زیدؒ (۲۶) حسن بصریؒ (۲۷) حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہم وسلم۔

مصنفؒ کے والد بزرگوار رحمۃ اللہ علیہ نے باطنی طور پر بذریعہ خواب بھی حضور اکرمؐ سے بھی استفاضہ اور بیعت حاصل کی ہے اور حضورؐ نے آپ کو نفی و اثبات کی تعلیم فرمائی۔ نیز حضرت زکریا علیہ السلام سے بھی ادب آموزی کا شرف حاصل ہے کہ انہوں نے اسم ذات کی تعلیم فرمائی تھی۔

اس کے علاوہ ائمہ طریقت کی ارواح سے بھی آپ نے اکتساب فیض فرمایا ہے جن میں شیخ ابو محمد عبدالقادر جیلانیؒ۔ خواجہ بہاء الدین محمد نقشبند خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہم جیسی ہستیاں شامل ہیں ان کو آپ نے خواب میں دیکھا اور ان سے اجازت حاصل فرمائی اور ہر بزرگ کی علیحدہ علیحدہ نسبت کا آپ نے ادراک کیا اور آپ کے قلب پر ان حضرات کی نسبت کا فیض ہوا۔ حضرت والد اس حکایت کو بیان فرماتے تھے اللہ تعالیٰ ان سے اور ان

ان سب حضرات سے راضی ہو۔

علوم ظاہری کی تحصیل

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے علوم ظاہری کی تکمیل بھی اپنے والد بزرگوار سے بھی فرمائی ہے چنانچہ حدیث تفسیر۔ فقہ عقاید صرف نحو۔ علم کلام اصول منقول وغیرہ کا اکتساب ان سے کیا اور ان کے والد صاحبؒ نے ابتدائی کتابیں اپنے بھائی ابوالرضا محمدؒ سے پڑھیں اور بڑی کتابوں کی میرزاہد ہروی سے تکمیل فرمائی جو اس مشہور درس کے مصنف ہیں ان کے مرزا فاضل استاذ تھے اور مرزا فاضل نے ملا یوسف کوسج سے شرف تلمذ حاصل کیا تھا انہوں نے مرزا جان انجرہ سے انہوں نے ملا جلال دوانی سے اور انہوں نے اپنے والد بزرگوار سے اسعد وغیرہ تلامذہ علامہ تفتازانی اور علامہ میر شریف جرجانی رضی اللہ عنہم سے علم حاصل کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان سب پر راضی ہو۔

اور مشکوٰۃ شریف صحیح بخاری۔ صحاح ستہ وغیرہ کی اجازت آپ کو حاجی محمد افضل رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل ہوئی جو اس سلسلہ میں شیخ عبدالاحدؒ کے تلامذہ اور شاگردوں میں سے تھے اور ان کو اپنے والد شیخ محمد سعیدؒ سے ان کو اپنے دادا شیخ طریقت شیخ احمد سرہندی سے شرف تلمذ حاصل تھا۔

Marfat.com

ان کی تصانیف میں اسکی ایک طویل سند مذکور ہے جس کو بوجہ طوالت پورا بیان نہیں کیا گیا اسی بیان پر اس رسالہ کا اختتام ہے۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَّ ظَاهِرًا وَّ بَاطِنًا۔

اور شکر ہے اللہ تعالیٰ کا ابتدا میں بھی اور انتہا میں بھی ظاہر بھی اور باطن بھی۔

PANJAB UNIVERSITY LIBRARY SECTION

Marfat.com

Marfat.com

شفاء العلیل

اردو ترجمہ

القول الجمیل

تالیف

حضرت مولانا شاہ ولی اللہ الدہلوی

PUNJAB UNIVERSITY LIBRARY SECTION

اقبال اکیڈمی
ظفر منزل تاج پورہ لاہور

معمول ڈاک ۳ ر

Marfat.com